ماہِ ربیع الاول شریف

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

وجہ تسمیہ:

اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ربیع الاول مبارک ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ابتداء میں اس کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع یعنی فصل بہار کا آغاز تھا۔ یہ مہینہ فیوضات و برکات کے اعتبار سے افضل ہے کہ باعث تخلیق کائنات رحمۃ اللعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں قدم رنجہ فرمایا۔۱۲ ربیع الاول شریف بروز پیر، مکۃ المکرمہ کے محلہ بنی ہاشم میں آپ کی ولادت باسعادت صبح صادق کے وقت ہوئی۔ ۱۲ ربیع الاول ہی میں آپ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اسی ماہ کی دس تاریخ کو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔

مشائخ عظام اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔ کیوں کہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ولادت پاک کے وقت خود رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لیلۃ القدر میں صرف امتِ مسلمہ پر فضل و کرم ہوتا ہے اور شب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل و کرم فرمایا ۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ

وَمَا اَرْ سَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰالَمِیْنَ ط

بارھویں ربیع الاوّل مبارک کو یعنی ولادت پاک کے دن خوشی و مسرت کا اظہار کرنا۔ مساکین کو کھانا کھلانا۔ اور میلاد شریف کا جلوس نکالنا اور جلسے منعقد کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام سال امن و امان عطا فرمائے گا اور اس کے تمام جائز مقاصد پورے فرمائے گا۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ اس ماہ مبارک میں گنبد خضرا کی شبیہ والے اور صلوٰۃ وسلام لکھے ہوئے سبز پرچم لہرانے چاہئیں اور بارہویں تاریخ کو بالخصوص جلوس میلاد شریف اور مجالس منعقد کیا کریں (ماثبت من السنۃ)

حکایت:

ابو لہب جو مشہور کافر تھا اور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ میں چچا تھا ۔ جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تو ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے آپ کی ولادت باسعادت کی خوش خبری اپنے مالک ابو لہب کو سنائی ۔ تو ابولہب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولاد ت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کردیا۔

جب ابو لہب مرگیا تو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ کفر کی وجہ سے دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں مگر اتنی بات ہے کہ ہر پیر کی رات عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ اور جس انگلی کے اشارے سے میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا اس سے مجھے پانی ملتا ہے جب میں انگلی چوستا ہوں ۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو لہب کافر (جس کی مذمت میں سورہ لہب نازل ہوئی) کو یہ انعام ملا تو بتاؤ اس مسلمان کو کیا صلہ ملے گا جو اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منائے۔ اس کی جزاء اللہ کریم سے یہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے اسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا ۔ الحمدللہ ربّ العالمین ۔

میلاد پاک کرنا اور اس میں محبت کرناایمان کی علامت ہے اور میلاد پاک کا ثبوت قرآن مجید۔احادیث شریفہ اور اقوال بزرگانِ دین سے ہے۔ میلاد شریف میں ہزاروں برکتیں ہیں۔ اس کو بدعت کہنا دین سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔

محفل میلاد کی حقیقت:

حقیقت صرف یہہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں، سب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہوں اور صحیح العقیدہ ، سنی علماء یا کوئی ایک عالم دین مسلمانوں کے سامنے حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ، آپ کے معجزات ، آپ کے اخلاق کریمہ، فضائل اور مناقب صحیح روایات کے ساتھ بیان کرے۔ اور آخر میں بارگاہِ رسالت میں درود و سلام با ادب کھڑے ہوکر پیش کریں۔ اگر توفیق ہو تو شیرینی پر فاتحہ دلا کر فقراء و مساکین کو کھلائیں۔ احباب میں تقیسم کریں پھر اپنی تمام حاجتوں کیلئے دعا کریں۔ یہ تمام امور قرآن و سنت اور علمائے امت کے اقوال سے ثابت ہیں صرف اللہ جل شانہ، کی ہدایت کی ضرورت ہے۔

انعقادِ میلاد، اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے:

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف خود خالق اکبر جل شانہ، نے بیان کیا ہے ۔

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُوْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْم o (پ ۱۱ سورۃ توبہ ۱۲۸)
(ترجمہ) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں اور مسلمانوں پر کمال مہربان (کنزالایمان)

اس آیت شریفہ میں پہلے اللہ جل شانہ، نے فرمایا کہ " مسلمانوں تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لائے" یہاں تو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ بیان فرمائی----------پھر فرمایا کہ "وہ رسول تم میں سے ہیں" اس میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف بیان فرمایا ہے----------پھر فرمایا"تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے اور مسلمانوں پر کرم فرمانے والے مہربان ہیں" یہاں اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان فرمائی۔

میلادِ مروجہ میں یہی تین باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ سرکار ابد قرارا کا میلاد شریف بیان کرنا سنت الٰہیہ ہے۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری دلیل:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَا ئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَ وَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ط (پ ۷، سورۃ المائدہ، ۱۱٤)
(ترجمہ) اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی ۔(کنزالایمان)

مندرجہ بالا دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے کہ انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک خوانِ نعمت اللہ کی نشانی کے طور پر نازل ہونے کی دعا کی ، اور نزول آیت و خوانِ نعمت کو اپنے لیے اور بعد میں آنے والوں یومِ عید قرار دیا، یہی وجہ ہے کہ خوانِ نعمت کے نزول کے دن "اتوار" کو دنیائے عیسائیت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس دن روز مرّہ کے کام کاج چھوڑ کر بطور تعطیل مناتی ہے ۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری دلیل:

اللہ تعالیٰ حکم فرما رہا ہے ،

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ہُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ O(پ ١١، سورۃ یونس، ٥٨)
(ترجمہ) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت ، اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے (کنزالایمان)

مفسرینِ کرام مثلاً علامہ ابن جوزی (م ۔٥٩٧ھ) ، امام جلال الدین سیوطی (م۔ ٩١١ھ) علامہ محمود آلوسی (م۔ ١٢٧٠ھ) اور دیگر نے متذکرہ آیت مقدسہ کی تفسیر میں "فضل اور رحمت" سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا ہے (حوالے کیلئے دیکھیں: زاد المسیر، جلد ٤، صفحہ ٤٠۔ تفسیر درِّ منثور ، جلد ٤، صفحہ ٣٦٨۔ تفسیر روح المعانی ، جلد ٦، صفحہ ٢٠٥)مفسرینِ کرام کی وضاحت و صراحت کے بعد یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے عموم میں کائنات اور اس کے لوازمات بھی شمار ہونگے لیکن فضل و رحمت سے مطلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہوگی کہ جملہ کائنات کی نعمتیں اسی نعمتِ عظمیٰ کے طفیل ہیں اور اس ذات کی تشریف آوری کا یوم بھی فضل و رحمت سے معمور ہے ، پس ثابت ہو اکہ یومِ میلاد، ذاتِ با برکات کے سبب اس قابل ہوا کہ اسی دن اللہ کے حکم کے مطابق خوشی منائی جائے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میلاد کی خوشیونکےلئے یوم کا تعین کیا جاسکتا ہے ۔

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

قارئین کرام! اگر قرآنِ مجید سے مزید دلائل پیش کئے جائیں تو عرض ہے اول تا آخر مکمل قرآن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور صفات بیان کرتا ہے ، پارہ ٣،سورۃ آلِ عمران ، آیات ٨١اور ٨٢ میناس مجلس میلاد کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں انبیاءِ کرام کو جمع کرکے منعقد فرمائی۔

میلاد بیان کرنا سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

بعض لوگ لا علمی کی بنا پر میلاد شریف کا انکار کردیتے ہیں ۔ حالانکہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا میلاد بیان کیاہے۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ سید العرب و العجم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ کسی گستاخ نے آپ کے نسب شریف میں طعن کیا ہے تو ،

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَا لُوْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلْنِیْ فِیْ خَیْرِ ہِمْ ثُمَّ جَعَلَہُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلْنِیْ فِیْ خَیْرِ ہِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَہُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلْنِیْ فِیْ خَیْرِ ہِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَہُمْ بُیُوْتًا فَاَنَا خَیْرُ ہُمْ نَفْسًا وَخَیْرُہُمْ بَیْتًا (رواہ الترمذی ، مشکوٰۃ شریف رضی اللہ تعالی عنہ ٥١٣)
(ترجمہ) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں کون ہوں؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔ فرمایا میں عبدالمطلب کے بیٹے کا بیٹا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا پھر مخلوق کے دو گروہ کئے ان

میں مجھے بہتر بنایا پھر ان کے قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ بنایا پھر ان کے گھرانے بنائے مجھے ان میں بہتر بنایا تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو اکہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود محفلِ میلاد منعقد کی جس میں اپنا حسب و نسب بیان فرمایا ۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ محفل میلاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس مجلس و محفل میں ان لوگوں کا رد کیا جائے جو آپ کی بدگوئی کرتے ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تعیّن تاریخ پر قرآنی دلیل:

وَذَكِّرْہُمْ بِاَ یَّامِ اللّٰہِ ط (پ ۱۳۔ سورۃ ابراہیم)
(اے موسیٰ) ان کو یاد دلاؤ اللہ تعالیٰ کے دن

ہر عام و خاص جانتا ہے کہ ہر دن اور رات اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ پھر اللہ کے دنوں سے کیا مراد ہے؟ ----------ان دنوں سے مراد خدا تعالیٰ کے وہ مخصوص دن ہیں جن میں اس کی نعمتیں بندوں پر نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہو اکہ آپ اپنی قوم کو وہ دن یاد دلائیں جن میں اللہ جل شانہ، نے بنی اسرائیل پر من و سلویٰ نازل فرمایا۔

مقام غوریہ ہے کہ اگر من و سلٰوی کے نزول کا دن بنی اسرائیل کو منانے کا حکم ہوتا ہے تو آقائے دوجہاں سید کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک (جو تمام نعمتوں میں اعلیٰ اور افضل ہے) کا دن بطور عید منانا، اس کی خوشی میں جلوس نکالنا، جلسے منعقد کرنا ، مساکین و فقراء کے لئے کھانا تقسیم کرناکیوں کر بدعت و حرام ہوسکتا ہے؟

حدیث شریف سے تعیّن یوم پر دلیل:

عَنْ اَبِیْ قَتَا دَۃ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاَثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۹)
(ترجمہ) سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اسی دن پیدا ہوا۔ اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل ہوا۔

اس حدیث شریف نے واضح کردیا کہ کسی دن کا تعین و تقرر کرنا ناجائز نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بروز پیر دو نعمتیننازل فرمائی گئی تھیں ایک ولادت مقدسہ اور دوسرے نزول

قرآن ، اسی لئے آپ نے پیر کے دن کو روزہ رکھنے کے معیّن فرمایا۔

ماہِ ربیع الاول شریف کیلئے خصوصی ہدایات:

ربیع الاول شریف کے مقدس مہینے میں حصول برکات کیلئے ، عبادات کی کثرت (نماز، روزہ اور صدقات و خیرات) کیجئے۔ گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام اس مہینے میں کرنا چاہئے، جھوٹ ، غیبت، چغلی، ایذا رسانی، الزام تراشی، غصہ و برہمی وغیرہ سے اپنی ذات کو آلودہ نہ کیجئے، عید میلاد النبی ؐ کے دن اپنے چہروں پر مسکراہٹ سجائے رکھئے،کسی سے بھی (اپنا ہو یا پرایا) جھگڑا کرنے سے اجتناب کیجئے۔

ایک خاص تحفہ:

ماہ ربیع الاول شریف کی کسی بھی جمعرا ت کے دن یا شبِ جمعہ گلاب کے چند پھول لے کر اپنے گھر میں باوضو ہوکر بیٹھیں ، پھولوں کو سامنے رکھیں ، درود شریف تین مرتبہ پڑھیں پھر

اَللّٰہ نَاصِرٌ..... اَللّٰہُ حَافِظٌ ..... اللّٰہُ الصَّمَد
۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھولوں پر دم کردیں ، اور یہ پھول مٹھائی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کھالیں، مشائخ سے منقول ہے کہ جو ایسا کرے گا پورے سال بھر رزق میں برکت ہوگی، مفلسی قریب نہیں آئے گی۔

ماہِ ربیع الاول میں کائنات کا اہم ترین اور مبارک واقعہ

۱۲ ربیع الاول شریف عین صبح صادق کے وقت آقائے دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف آوری
پیر کا دن ، ۲۲ اپریل ۵۷۱ء.....۵۳ قبل ہجری.....۱۱ماہ بشینس ۳٦۷۵ طوفان نوح .....یکم جیٹھ ۳٦۷۲ کُل جگ .....۲۰ ماہ ہفتم ۲۵۸۵ ابراہیمی .....یکم جیٹھ ٦۲۸ بکرمی شمسی .....۲۰ نسیان ۸۳۳۲ خلیقہ یہودی .....۲۰ نیسان ۸۲۲ سکندری

ماہِ ربیع الاوّل میں وقوع پذیر ہونے والے اہم تاریخی واقعات

*ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... ۱۲ ربیع الاول ۵۷۱ ء *سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سفر مدینہ کیلئے غار ثور سے باہر تشریف لائے مع یارِ غار رضی اللہ تعالی عنہ .....یکم ربیع الاول قبل ہجری* مدینہ منورہ تشریف آوری اور قیام حضرت کلثوم ابن ہدم کے مکان میں، بمقام قبا ء مدینہ منورہ .....بروز پیر ۸ یا ۱۲ ربیع الاول یکم ہجری*مسجد "قبا "کی بنیاد محلہ بنی سالم،.....یکم ہجری *اونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان پر بیٹھی جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ماہ قیام فرمایا.....یکم ہجری*اذان کی ابتدائ(نماز کیلئے اعلان کرنے کے انداز کی تجاویز مختلف صحابہ نے پیش کیں ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، نے خواب میں اذان کے کلمات سُنے اور سیکھے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خواب بیان فرمایا، اس اثناء میں بذریعہ وحی اذان کے یہی کلمات قلب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر القاء ہوئے.....یکم ہجری *غزوہ بنی نضیر .....٤ھ*غزوہٴ دومۃ الجندل(نصرانی مشرکین لڑے بغیر فرار ہوگئے) .....۵ھ *مختلف ممالک اور ریاستوں کے

فرمانرواؤں کو تبلیغی خطوط روانہ کئے گئے -----۷ ھ *قبائلِ تہامہ اسلام لائے-----۸ھ*سریہ اُسامہ بن زید روانگی اور توقف-----۱۱ھ * *خلافت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ -----۱۱ھ *قتل اسود بن کعب عنسی کذّاب-----۱۱ھ *(وصال) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام -----۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز پیر، ۷ یا ۸ جون ۶۳۲ئ؁ *فتح عراق -----۱۲ ھ * فرارطلیحہ اسدی کذاب-----۱۲ ھ*فتح دمشق-----۱۴ھ *وصال معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ -----۱۸ھ *وفات ام المؤمنین زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا----- ۲۰ھ *وفات ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ -----۳۱ھ *وفات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ -----۳۶ھ *تکمیل مدتِ "خلافت علیٰ منہاج النبوۃ"امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت سے دستبرداری اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حکومت کا قیام-----۴۱ھ *تکمیل فتح کابل-----۴۴ھ *شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ -----۴۹ھ *وفات سعید بن زید (عشرہ مبشرہ)ص -----۵۱ھ *بغاوت مختار ثقفی-----۶۳ھ *یزید انتہائی تکلیف کے عالم میں مرگیا-----۶۴ھ *وفات ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ -----۷۴ھ *عراق میں بغاوت-----۷۶ھ *وفات قاضی شریح-----۷۸ھ *شہر واسط کی تعمیر-----۸۲ھ *وفات قاضی مدینہ طلحہ الزہری-----۹۷ھ *وصال تابعی فقیہہ حضرت عطا بن یسار-----۱۰۳ھ *وفات جریر ----- ۱۰۵ھ *جنگ موقان(بنو امیہ ہشام بن عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں لڑی گئی) -----۱۰۸ھ *وفات عمرو بن شعیب السہمی ----- ۱۱۸ھ *بسطام اللیثی کی بغاوت-----۱۲۸ھ *معتزلہ فرقہ کے بانی واصل بن عطاء کی موت-----۱۳۱ھ *وفات سلمہ بن دینار الاعرج-----۱۴۰ھ *وفات خالد بن الخداء ----- ۱۴۲ھ *فتنہ محمرہ و عبدالقہار-----۱۶۲ھ *عباسی فرمانروا مہدی نے زندیقیوں کے خلاف مہم شروع کی -----۱۶۳ھ*ہارون رشید کی فاتحانہ یلغار(زندیقیوں کے خلاف)-----۱۶۵ھ *مہدی نے مسجد حرام کی توسیع و تعمیر کا کام کیا -----۱۶۶ھ/۱۶۷ھ *وفات عباسی فرمانروا ابو محمد موسیٰ بن المہدی الملقبہ ہادی-----۱۷۰ھ *تخت نشینی ابو جعفر ہارون الرشید بن مہدی بن منصور -----۱۷۰ھ*مملکت روم پر یلغار -----ربیع الاول تا شعبان ۱۷۰ھ*فتح ارض روم ہارون رشید کے زمانے میں -----۱۷۶ھ*وفات القاضی شریک الکوفی-----۱۷۷ھ *ترک خاقان کے مظالم-----۱۸۳ھ *وفات ابراہیم الاسلمی الفقیہ-----۱۸۴ھ *آل برامکہ کا قلع قمع ہارون رشید نے کیا -----۱۸۷ھ *قتل فضل الوزیر-----۲۰۲ھ *مامون الرشید نے بوران بنت حسین ابن سہل سے شادی کی اور اس شادی پر بے انتہا دولت خرچ کی ایک ماہ تک شادی کا جشن منایا گیا-----۲۱۰ھ*وفات معروف شاعر ابو العتاہیہ اللغوی----- ۲۱۱ھ *وفات حافظ معاویہ الازدی-----۲۱۴ھ *شہادت محمد بن نوح العجلی-----۲۱۸ھ *وفات معروف تابعی بزرگ امام الاولیا حضرت محمد بشر حافی قدس سرہ، -----۲۲۷ھ*وفات المعتصم عباسی و خلافت الواثق باللہ-----۲۲۷ھ/۸۴۲ء *وفات حافظ ابو جعفر الجعفی-----۲۲۹ھ *وفات امیر عبداللہ بن ظاہر ----- ۲۳۰ھ *دمشق میں شدید زلزلہ متعدد جانوں کا اتلاف اور عمارات کا انہدام-----۲۳۳ھ *وفات ماہر علم الانساب مصعب بن عبداللہ الزبیری المالکی قدس سرہ،-----۲۳۶ھ *وفات ابو ثور الکلبی-----۲۴۰ھ *وفات تیسری صدی کے مجدد، پیکر استقامت و جرأت امام اہلسنت حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمہ-----۲۴۱ھ * ایران میں زلزلہ و تباہی-----۲۴۲ھ *شہادت حضرت سیدنا امام حسن عسکری قدس سرہ، (آئمہ اہلِ بیت میں گیارہویں امام)-----۲۶۰ھ *وفات وزیر عباسی مملکت عبید اللہ بن خاقان-----۲۶۳ھ *وفات ابراہیم المزنی-----۲۶۴ھ *سلطنت عباسیہ کے بعض علاقوں پر زنگیوں کا قبضہ-----۲۶۷ھ*وفات احمد بن سیار مروزی ----- ۲۶۸ھ* * *وفات بکر بن سہل الدمیاطی-----۲۸۹ھ *قرامطہ اور فاطمیہ کے مظالم-----۲۹۰ھ *وفات ابو الحسن بن کسیان النحوی -----۲۹۹ھ *عبیداللہ المہدی کا مصر پر حملہ اور ناکامی ----- ۳۰۲ھ *وفات ابو بکر الخلال-----۳۱۱ھ *رومیوں سے جنگ-----۳۱۵ھ *وفات عبید اللہ المہدی-----۳۲۲ھ *وفات الراضی باللہ و خلافت ابراہیم المتقی باللہ العباسی-----۳۲۹ھ *وفات ابو علی الکتامی القرطبی----- ۳۳۱ھ*وفات ابن ولاد النحوی-----۳۳۲ھ *وفات ابن درستویہ الفارسی-----۳۴۷ھ *وفات فقیہ حسان الاموی-----۳۴۹ھ *بغداد میں معزالدولہ کے مظالم-----۳۵۱ھ *وفات ابو القاسم خالد القرطبی-----۳۵۲ھ *قتل معزالدولہ ابن بویہ الدیلمی-----۳۵۶ھ *وفات ابو علی الحسن بن الخضرا-----۳۶۱ھ *وفات ابو اسحق بن رجاء -----۳۶۴ھ *وفات ابو بکر ابن القوطیہ-----۳۶۷ھ *فوجی انقلاب بغداد-----۳۷۶ھ *وفات ابو علی الفارسی-----۳۷۷ھ *وفات عباسی وزیر جعفر ابن الفرات-----۳۹۱ھ *وفات ابوالحسن الخفاف-----

۳۹۵ھ*وفات ابو سعد بن الاسماعیلی -----۳۹٦ھ *فاطمینِ مصر نے کینسہ قما مہ مسمار کردیا-----۳۹۸ھ *معزولی اموی حکمران محمد المہدی و خلافت المستعین الاموی اندلس میں-----٤٠٠ھ *الحاکم الفاطمی نے بے پردہ عورتوں کو قتل کرایا، اور دریا میں ڈبو دیا-----٤٠٥ھ *وفات ابو بکر فورک-----٤٠٦ھ *قتل فخر الملک دیلمی -----٤٠٧ھ *قادر با اللہ العباسی نے محمود غزنوی کو خلعت بھجوائی-----٤٠٨ھ *سلطان محمود غزنوی نے خیر سگالی کا پیغام اپنے قاصد کے ذریعے قادر باللہ کو بھجوایا-----٤١٠ھ *اندلس میں ہشام ثالث کی خلافت-----٤١٨ھ *وفات ابو الحسن البزار-----٤١٩ھ *اندلس میں طواف الملوکی-----٤٢٢ھ *بغداد میںانتشار اور سخت بد امنی قائم بامراللہ کے دور میں-----٤٢٤ھ *وفات معروف مفسر امام القرطبی علیہ الرحمۃ-----٤٢٩ھ * وفات معروف محدث ابو بکر الاصبہانی علیہ الرحمۃ ----- ٤٣٠ھ*وفات عبداللہ بن عبدان الہمدانی-----٤٣٣ھ * وفات ابو محمدالہمدانی-----٤٣٤ھ *وفات الشریف المرتضیٰ-----٤٣٦ھ *وفات ابو طالب بن البقال-----٤٤٠ھ*عراق میں شدید زلزلہ سے تباہی -----٤٤٤ھ *وفات ابو طاہر الکاتب ----- ٤٤٥ھ *وفات ابو یعلی القزوینی----- ٤٤٦ھ *وفات ابو العلاء المعری-----٤٤٩ھ *وفات معروف فقیہہ مصنف "الاحکام السلطانیہ" امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی ----- ٤٥٠ھ *وفات ابو عثمان نیشاپوری-----٤٥٧ھ*وفات معروف محدث و مؤرخ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب بغدادی قدس سرہ، (مؤلف تاریخ بغداد) -----٤٦٣ھ*حکومت ملک شاہ سلجوقی-----٤٦٥ھ *وفات ابو عمر بن الخداء الاندلسی-----٤٦٧ھ *وفات البیاضی الشاعر-----٤٦٨ھ *وفات ابو الحسن بن ابی الجدید السلمی-----٤٦٩ھ *وفات ابو جعفر بن ابی موسیٰ الفقیہ-----٤٧٠ھ *وفات ابو الولید سلیمان البابی-----٤٧٤ھ *وفات عبدالرحمن النابتی-----٤٧٥ھ *وفات ابو طاہر الانباری-----٤٧٦ھ *وفات امام الحرمین حضرت ابو المعالی عبدالملک الجوینی علیہ الرحمۃ(معاون مجدد پانچویں صدی) ----- ٤٦٨ /٤٧٨ھ *وفات عبید اللہ بن نصر الحجازی-----٤٨٠ھ *وفات ابو بکر بن خلف الشیرازی ----- ٤٨٧ھ *پانچویں صدی کے مجدد امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مدرسہ نظامیہ بغداد سے استعفیٰ دے دیا(عباسی دور المستظہر باللہ-----٤٨٨ھ *وفات ابو البرکات الدباس-----٤٩٩ھ *وفات ابو الحسین الخشاب-----٥٠٤ھ *وفات ابو سعد المعمر البقال-----٥٠٦ھ *وفات محمد بن طاہر القیسرانی-----٥٠٧ھ *والی "مراغہ" احمد بک کو فرقہ اسمٰعیلیہ باطنیہ کے ایک فرد نے قتل کردیا-----٥٠٨ھ *قتل وزیر الطغرائی ابو اسمٰعیل الحسین بن علی بن محمد (خالق قصیدہ "لامیۃ العجم")-----٥١٤ھ*وفات ابن الطیوری-----٥١٧ھ *وفات ابو اسحق الغزی الشاعر-----٥٢٤ھ *وفات ابن الحاج الفقیہ القرطبی-----٥٢٩ھ *وفات ابو عبداللہ بن النبائ-----٥٣١ھ *وفات قاضی المنتخب الدمشقی-----٥٣٤ھ *وفات ابو نصر الفتح بن محمد بن الخاقان-----٥٣٥ھ *وفات ابو البدر الکرخی -----٥٣٩ھ *وفات حافظ ابو سعد البغدادی-----٥٤٠ھ *وفات امام ابو محمد سلط الخیام-----٥٤١ھ *فرنگیوں کا دمشق پر حملہنور الدین زنگی نے پسپا کردیا-----٥٤٣ھ *وفات القاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی (معروف محدث و مصنف" شفاء شریف ")-----٥٤٤ھ *علاؤ الدین حسین جہانسوزنے شہر غزنی کو نذر آتش کردیا -----٥٤٥ھ *وفات سلطان سنجر بن ملک شاہ سلجوقی -----٥٥٢ھ *ترکمانوں نے اسمٰعیلیوں پر فتح حاصل کی -----٥٥٣ھ *وفات المقتضی عباسی اور مسند اقتدار المستنجد عباسی کے حوالے -----٥٥٥ھ *وفات عبدالکریم السمعانی-----٥٦٢ھ *وفات ابو بکر المتونی ----- ٥٧٥ھ *خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ، کی ہدایت پر سلطان شہاب الدین غوری نے ہند کے راجہ پرتھوی راج سے جنگ کی اور فتح حاصل کی-----٥٨٧ھ *وفات علامہ رضی الدین القزوینی----- ٥٩٠ھ *وفات شیخ حسن بن منصور قاضی خاں صاحب فتاویٰ-----٥٩٢ھ *وصال مقدس قطب العالم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ، (دہلی)-----٦٣٢ھ *دہلی میں ملکہ رضیہ سلطانہ کی حکومت ----- ٦٣٤ھ*وفات علاؤالدین صابر کلیری-----٦٩٠ھ *حکومت محمدشاہ تغلق ----- ٧٢٥ھ *وفات مؤرخ اسلام ابو الفداء اسماعیل -----٧٣٢ھ *وفات شاہ میر کشمیری (ہندو راجاؤں پر غلبہ حاصل کرکے کشمیر میں سب سے پہلی اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی)-----٧٥٠ھ *وفات فخر الزمان بدر چاچ معروف شاعر دربار سلطان محمد بن تغلق-----٧٥١ھ *وفات غیاث الدین علی شیر کشمیری-----٧٥٣ھ *وفات شیخ الاسلام امام تقی الدین السبکی قدس سرہ، (فقیہہ، مفسر، محدث۔آٹھویں صدی ہجری کے معاون مجدد) ----- ٧٥٦ھ *وفات

حسن گنگوہنی-----۷۵۹ھ *خلافت ذکریا المعتصم(دومرتبہ اقتدار کا موقع ملا، یہ اوّل موقع تھا) -----
۷۷۹ھ *وفات علی بن ایبک الشاعر-----۸۰۱ھ *وفات ابراہیم السرائی الشافعی ----- ۸۰۲ھ *وفات الملک الاشرف اسماعیل-----۸۰۳ھ*محدث /فقیہ شافعی عمر بن علی بن الملغن-----۸۰۴ھ/۱۳۰۲ئ*وفات جمال الدین الحریری-----۸۰۷ھ *وفات سیف الدین السیرانی-----۸۱۰ھ * وفات جلال الدین بن خطیب داریا-----
۸۱۰ھ *حکومت و اقتدار دولت خاں لودھی -----۸۱٤ھ *وفات ابو الخیر شمس الدین بن محمد ابن الجزری (امام فن تجوید و قرأت السبعہ) -----۸۳۳ھ*خلافت ابو ربیعہ سلیمان المشکفی الثانی-----۸٤۵ھ *تخت نشینی بایزید ثانی(سلطنتِ عثمانیہ)-----۸۸٦ھ *وفات سنان الدین یوسف الحنفی -----۸۹۱ھ *وفات زین الدین خالد النحوی-----۹۰۵ھ/۱٤۹۹ء *وفات ابو المعالی سبط الشہاب العمیری-----۹۰٦ھ *وفات شاہ علی گجراتی-----۹۱۳ھ *وفات قوام قاضی بغداد ----- ۹۱۷ھ *تخت نشینی سلیم اول پہلا عثمانی خلیفہ-----۹۱۸ھ /۱۵۱۲ئ*وفات قاضی جگن (خزانۃ الفتاویٰ)-----۹۲۰ھ *وفات بدرالدین الحصکفی-----۹۲۵ھ *وفات شاہ قاسم ملازدہ-----۹۳۸ھ وفات شمس الدین ابن کمال پاشا-----۹٤۰ھ *وفات یوسف الکالی ----- ۹٤۵ھ *وفات شیر شاہ سوری-----۹۵۲ھ/۱۵٤۵ء *حکومت اسلام شاہ سوری-----۹۵۲ھ/ ۱۵٤۵ء *تعمیرنو مسجد حرام مکۃ المکرمہ -----۹٦۰ھ *وفات مصلح الدین سروری-----۹٦۹ھ *وفات تاج لادین الحمیدی----- ۹۷۳ھ *خلافت سلیم ثانی سلطنت عثمانیہ-----۹۷٤ھ *وفات شیخ علی متقی الہندی قدس سرہ،، مؤلف" کنزالعمال شریف"-----۹۷۵ھ *وفات محمد پاشا الوزیر -----۹۸۷ھ *وفات جمال الدین الاسخر الیمنی-----۹۹۱ھ*وفات جمال الدین الطاہر الاہدلی-----۹۹۸ھ *قتل شیخ ابو الفضل علامی-----۱۰۱۰ھ *خلافت عثمان ثانی-----
۱۰۲۷ھ *وصال شیخ المشائخ حضرت میاں میر ؒ لاہوری-----۱۰٤۵ھ *وصال شیخ عبدالحق محدث دہلوی-----۱۰۵۲ھ *شہادت قطب الدین سہالوی-----۱۱۰۳ھ *وفات زیب النساء دختر عالمگیر-----۱۱۱۲ھ *وفات شاہ امین عظیم آبادی-----۱۱۲۷ھ *خلافت محمود اول-----۱۱٤۳ھ *خلافت مصطفی ثالث-----
۱۱۷۱ھ *وفات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی-----۱۱۷٦ھ *وفات نجیب الدولہ-----۱۱۸٤ھ *وفات اشرف علی افغان (پٹنہ) ۱۱۸٦ھ *وفات آصف الدولہ(اودھ)-----۱۲۱۲ھ *والی مکہ شریف، غالب نے مکہ سے وہابیوں کو نکال دیا-----۲۲ ربیع الاول ۱۲۱۸ھ *محمد علی پاشا نے عبداللہ بن سعود نجدی اور اس کے چند حواریوں کو قسطنطنیہ میں قتل کیا-----۱۲۳٤ھ*وفات مومن دہلوی-----۱۲٦۹ھ *شاہ احمد سعید مجددی کی مدینہ میں وفات-----۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ/ ۱۸ ستمبر ۱۸٦۰ء *وفات مفتی صدر الدین آزردہ (دہلی)
۱۲۸۵ھ *وفات عبدالحئی فرنگی محل لکھنوی-----۱۳۰٤ھ *وفات مولانا عنایت رسول چریا کوٹی -----
۱۳۲۰ھ *فلسطین پر برطانوی قبضہ-----۱۳۳٦ھ*خلافت عبدالمجید الثانی عثمانی -----۱۳٤۲ھ *وفات حکیم سید برکات احمد ٹونکی بہاری -----۱۳٤۷ھ *وفات قاضی سلیمان منصورپوری(مصنف رحمۃ للعالمین) -----۱۳٤۹ھ*وفات مظہر الحق (پٹنہ) ۱۳۵۰ھ*وفات پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف بہاری (خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) -----۱۳۵۸ھ *آزادی لبنان-----۱۳٦۵ھ *وفات (حامی نجدی حکومت) سلیمان ندوی ----- ۱۳۷۳ھ *آزادی جمہوریہ وسط افریقہ و نائجیریا-----۱۳۸۰ھ

ماہ ربیع الاو ل میں وفات پانے والے صحابہ کرام و بزرگانِ دین

یکم ربیع الاول

*حضرت مولانا محمد زاہدخشی-----۹۳٦ھ *حضرت خواجہ محمد زاہد سندھی -----۹٤٤ھ*حضرت شیخ عبدالرشید جالندھری-----۱۱۲۰ھ**حضرت سید محمد سلیمان اشرف بہاری -----۱۳۵۸ھ*فاضلِ کبیر مولانا برکات احمد بن دائم علی حنفی ٹونکی ----- ۱۳٤۵ھ یا ۱۳٤۷ھ

۲ربیع الاول :

* حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی -----۱۲۷۷ھ* شیر ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرق پوری -----۱۳٤۷ھ

۳ربیع الاول

*حضرت خواجہ فضیل بن عیاض موسیٰ صفات-----۱۸۷ھ*حضرت خواجہ بزرگ بہاؤالدین محمد نقشبند بخاری (روحِ رواں سلسلہ نقشبندیہ) ----- ۷۹۱ھ/۱۳۸۹ء *حضرت شاہ رضی الدین علی لالا----- ٦٤۲ھ*حضرت شاہ عبدالواحد چشتی-----۱۰۷۵ھ *حضرت سید معین الدین کڑوی-----۱۳۰٤ھ *پیر عبداللہ جان سرہندی-----۱۳۹۳ھ

٤ربیع الاول

*حضرت خواجہ یوسف بن محمد سمعانی-----٤٦۹ھ *حضرت ابو علی فضیل فارمدی طوسی ----- ٤۷۷ھ*حضرت ملا نور اللہ مشہور بہ نور بابا-----۱۱۹۵ھ *خواجہ توکل شاہ انبالوی-----۱۳۱۵ھ *شہید اہلسنّت، مناظر اسلام مولانا محمد اکرم رضوی شہید (گوجرانوالہ) *حضرت شیخ ہندی لاہوری * مولانا معین الدین کروی -----۱۳۰٤ھ* علامہ مولانا غلام احمد بن شیخ احمد حنفی کوٹی-----۱۳۲۵ھ

۵ربیع الاول

* شہادت حضرت ابی محمد امام حسن مجتبیٰ-----٤۹ھ *حضرت شیخ حمزہ چشتی جونپوری ----- ۹۵۸ھ *حضرت سیدنا یوسف جمیل اللہ *شیخ کبیر چشتی

٦ربیع الاول

*حضرت شاہ عبداللہ چشتی صفی پوری -----۱۱٦۳ھ *حضرت زرزری زر بخش دولہا (خلد آباد) *حضرت شیخ العلما گھوسی *حضرت علی بن عبداللہ بن نور اللہ حسینی گجراتی-----۱۳۱۳ھ

۷ربیع الاول

حضرت شیخ منتخب الدین -----۵۹۵ھ حضرت شیخ کبیر چشتی احمد آبادی-----۸۵۸ھ *حضرت شیخ نظام الدین عرف الہدیہ-----۹۹۳ھ *حضرت شیخ محمد معروف میاں میر -----۱۰٤۵ھ * حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی -----۱۲۷۷ھ *خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی-----۱۳۱۹ھ*حضرت پیر دستگیر بالا پیر میاں میر لاہوری *حکیم احمد حسین بن بدر الدین عثمانی حنفی الٰہ آبادی-----۱۳۵۲ھ *میاں غلام اللہ شرقپوری ----- ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء

۸ربیع الاول

*حضرت امام حسن عسکری -----۲٦۰ھ *حضرت سید عثمان شاہ جھولہ لاہوری-----۹۱۲ھ *خواجہ فیض اللہ ترابی -----۱۲٤۵ھ

۹ربیع الاول

*جمال الابرار حضرت خواجہ جمال الدین عرف جمن -----۹٤۰ ۱ھ *حضرت شیخ محمد اعظم چشتی احمدآبادی-----۱۰٤۲ھ *حضرت شاہ صفی اللہ سیف الرحمن-----۱۰۸۰ھ *حضرت سید عبدالقادر بخاری-----۱۰۵۰ھ *حضرت عبدالکریم بربری-----۱۱٤۵ھ *حضرت شیخ محمد معصوم سر ہندی بن امام ربانی مجدد الف ثانی

۱۰ربیع الاول

*حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ، ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ----- ۹ھ *شیخ الاسلام حضرت تقی الدین السبکی الشافعی (آٹھویں صدی ہجری کے معاون مجدد، ابن تیمیہ کا زبردست علمی ردّ کرنے والے)-----۷٦۵ھ *حضرت شیخ عبداللہ ٹھٹھوی ----- ۱۰۳۷ھ *حضرت پیر مکی *حضرت داتا ملک جمال بلواروی *شیخ یعقوب دہلوی-----۱۳۲٤ھ

۱۱ربیع الاول

*حضرت امام المسلمین سیدناابو محمد حسن بن علی سبطِ نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)----- ۵۰ھ*حضرت شیخ بقری خراسانی-----۱۰۰۰ھ *حضرت سید جھولن شاہ مشہور بہ گھوڑے شاہ ----- ۱۰۰۳ھ *حضرت شاہ ابو المعالی چشتی انبیٹھوی-----۱۱۱٦ھ *حضرتسید سردار علی شاہ شہید ----- ۱۲۲۸ھ*حضرت مولوی شاہ حسین بخش لکھنوی-----۱۲۷۸ھ *حضرت سید حسین اکبر حامانی

۱۲ربیع الاول

*حضرت سردارِ انبیاء قبلہ اصفیاء سیدنا و مولانا ابو القاسم احمد مجتبی محمد مصطفی صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَبَارِک وَسَلَّم -----۱۱ھ (تاریخ وصال میں مؤرخین کے نزدیک اختلاف ہے، بعض ۲ ، ۱۰، ۱۷ ربیع الاول لکھتے ہیں)*حضرت شاہ بدر گیلانی ----- ۱٦۸ھ *حضرت امام احمد بن ابو حنیفہ-----۱۸۹ھ*حضرت امام المسلمین سید نا احمد بن حنبل-----۲٤۱ھ *حضرت عبدالغنی بن عثمان-----۵۷۱ھ*حضرت خواجہ عبدالحق غجدوانی-----۵۷۵ھ *حضرت سید احمد ختلانی روح المقدس طوسی-----۹۰٦ھ *حضرت شاہ رزاق پاک بغدادی-----۹۵۷ھ*حضرت شاہ جمال بغدادی -----۱۰۰۰ھ *حضرت نعمت شاہ دہلوی-----۱۲۲۵ھ*سید محمدبن احمد حسینی لاج پوری سورتی بھوپالی-----۱۳۱۳ھ *حضرت شاہ عبدالعزیز خالص پوری----- ۱۳۱۹ھ*مولانا عنایت علی بن کرامت علی اسرائیلی دہلوی حیدرآبادی-----۱۳۲۷ھ *حضرت سید محمد حسین شاہ علی پوری-----۱۳۸۱ھ *حضرت خواجہ صوفی نواب الدین

۱۳ربیع الاول

*حضرت ابو الفتح جونپوری -----۸۵۸ھ *حضرت شیخ شریف شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی----- ۲۷۵ھ *حضرت خواجہ مخدوم علاؤلدین علی احمد صابر کلیری ----- ٦۹٤ھ *حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا ----- ۷۷۵ھ *حضرت بندگی ابو المکارم اسمٰعیل چشتی -----۸٦۰ھ *حضرت سید محمد اسمٰعیل

بغدادی-----۹۰۵ھ *حضرت شاہ عاشق محمد قلندر-----۹۸۹ھ*حضرت شیخ دانیال خضری جونپوری----- ۹۹٤ھ *حضرت سید دوست محمد جذابی-----۱۱٤۷ھ *حضرت سیدنا موسیٰ قادری

۱٤ربیع الاول

*حضرت سید عبداللہ حنبلی-----٤۷۳ھ*حضرت عبدالصمد مکی ----- ٦٤۸ھ *حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی----- ٦۳۲ھ*حضرت شیخ محمد عیسیٰ جونپوری -----۸۷۰ھ *حضرت شیخ بھورے بن قاضی بڈھن-----۹۱۵ھ *حضرت خواجہ ضیاء اللہ مجددی کشمیری *حضرت شیخ مصطفی رفیقی-----۱۲۹٤ھ

۱۵ربیع الاول

* حضرت ابو عبداللہ محمد جوئی خراسانی-----۵۳۰ھ*حضرت ابو علی بن مسلم عراقی----- ۵۹٤ھ *حضرت شمس الدین صحرائی سمرقندی-----۸۹۹ھ*حضرت خواجہ محمد ہاشم وہیدی-----۱۰٤٦ھ *مفتی محمد ابراہیم بدایونی-----۱۳۷٦ھ *قاضی عبیداللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی -----۱۳٤٦ھ* مولوی غلام محمد بن خان محمد حنفی کوٹی فتح پوری-----۱۳۰۱ھ

۱٦ربیع الاول

*حضرت شیخ ابو عبداللہ عثمان مکی-----۳۹۷ھ *حضرت شاہ فتح محمد سلطان العارفین----- ۷۸۷ھ*حضرت سیدی ابو عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی (مصنف دلائل الخیرات)-----۸۷۰ھ*حضرت شیخ سعد الدین چشتی خیر آبادی ----- ۹۲۲ھ *حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری -----۱۰۲٤ھ *حضرت سید ابو المعالی خیر الدین کرمانی-----۱۰۲٤ھ *حضرت ولی محمد عیسٰی کشود -----۱۱۰۳ھ *حضرت شاہ درگاہی فتح پوری -----۱۲۰۲ھ*حضرت شاہ لطیف کرشکی

۱۷ربیع الاول

*حضرت شیخ عبود بزازی-----۲۰۰ھ *حضرت ابو عمر و دمشقی اسفرائینی ----- ۳۲۰ھ *حضرت سید محمد مورث-----٤۱۵ھ *حضرت ابراہیم طاقی مرشدآبادی----- ۵٦۵ھ *حضرت شاہ عبدالرحیم بن عبدالسلام ہراتی -----۵۹۷ھ *حضرت ابو الخیر خواجہ محمود ففنوی بخاری -----۷۱۵ھ *حضرت لال قطب قلندرملتانی-----۷۲۵ھ *حضرت دیوان محمد یونس-----۷۵٦ھ*حضرت شیخ محمود چشتی ----- ۸۹۷ھ*حضرت شاہ لشکر محمد عارف -----۹۰۱ھ*حضرت شیخ سعد بن احمد مقری-----۹۲۷ھ*حضرت سید آل احمد اچھے میاں مارہروی ----- ۱۲۳۵ھ *حضرت تاج الدین عبدالرزاق -----٦۵٤ھ *حضرت شاہ ابو المعالی قادری *حضرت شاہ محمد غوث لاہوری

۱۸ربیع الاول

*حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی -----۹٤۰ھ*حضرت سید عبدالقادر لاہوری-----۹٤۲ھ * حضرت سلطان شاہ قندھاری

۱۹ربیع الاول

*حضرت خواجہ شبلی پانی پتی-----۸۵۲ھ *حضرت شیخ عبدالجلیل لکھنوی ----- ۱۰۱۶ھ *مولوی غلام قادر چشتی-----۱۳۲۷ھ

۲۰ربیع الاول

*حضرت خواجہ علاء الدین عطار-----۸۰۲ھ *حضرت شاہ رزق اللہ قنوجی-----۹۸۹ھ* مولانا غلام نبی اللہی حنفی نقشبندی-----۱۳۰۰ھ

۲۱ربیع الاول

*حضرت اخون سالار دہ رومی-----۷۰۵ھ*حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی (گیارہویں صدی کے مجدد) -----۱۰۵۲ھ*حضرت شاہ افہام اللہ چشتی صفی پوری-----۱۱۹۶ھ *حضرت شاہ حسین عطا کریمی چشتی-----۱۲۹۷ھ *حضرت قاری شاہ عبد الکریم نصیر پور گلاں، *حضرت شاہ عبد الرحیم

۲۲ربیع الاول

*حضرت شیخ حاجی یکتاش ولی عرف شیخ عدی طہر بن موسیٰ برقی ----- ۳۵۹ھ *حضرت ابو القاسم عبدالکریم قشیری-----۴۶۵ھ *حضرت محی الدین ابو نصر نبیرہ غوثِ الاعظم -----۶۵۶ھ * حضرت شیخ عمر یاغستانی-----۶۹۸ھ *حضرت شیخ ابو حاکم حمید الدین قریشی ہنکاری-----۷۳۷ھ *حضرت شیخ سعد اللہ ترک بخاری ----- ۹۲۸ھ *حضرت حاجی محمد سندھی-----۱۱۴۷ھ *شیخ طریقت فضل الرحمن گنج مراد آبادی ----- ۱۳۱۳ھ

۲۳ربیع الاول

*حضرت شیخ الاسلام شیخ سعد اللہ کمنددری فراز لکھنوی-----۸۲۹ھ *سلطان العلماء حضرت مولانا نور الحق فرنگی محلی-----۱۲۸۳ھ

۲۴ربیع الاول

*حضرت شیخ حسن طاہر دہلوی-----۹۰۹ھ*حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی-----۱۱۴۲ھ/۱۷۲۹ئ

۲۵ربیع الاول

*حضرت شاہ اعلی عبدالسلام پانی پتی-----۱۰۳۳ھ

۲۶ربیع الاول

*حضرت سید علاؤالدین لاہوری ----- ۸۷۷ *حضرت غوث علی شاہ قلندر ----- ۱۲۹۷ھ *حضرت غوث علی شاہ قادری-----۱۲۹۸ھ*حضرت شیخ سید میراں حسین زنجانی *حضرت میاں عبدالبصیر عرف اللہ ہُو میاں

۲۷ربیع الاول

حضرت شیخ ابو نصر صیلادی کوفی-----۲۷۷ھ حضرت ابو اسحق خواص-----۲۹۱ھ*حضرت شمس الدین محمد بن علی تبریزی-----٦٤٥ھ *حضرت شیخ یٰس مغربی (حجام) ٦٧٧ھ*حضرت شیخ عباس نیشا پوری*حضرت سید احمد شاہ کوہاٹی ----- ۱۳۵۰ھ *حضرت سیدنا محی الدین ابو نصر *حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر *حضرت برہان الملت مولانا برہان الحق جبل پوری (خلیفہ اعلیٰ حضرت) *محترم صالح سراج الدین بن عثمان حنفی نقشبندی ڈیروی ----- ۱۳۳۳

۲۸ربیع الاول

*شیخ داؤد طائی (تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ) *حضرت خواجہ محمد باغبان غزنوی-----٦٧٤ھ *حضرت علامہ محمد شریف نوری قصوری-----۱۳۹۲ھ *پیر غلام محی الدین بزمان شریف ----- ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

۲۹ربیع الاول

*حضرت ابو عثمان سعید بن اسمٰعیل حیری-----۲۹۸ھ *حضرت خواجہ شیخ محمد گجراتی-----۱۰٤۰ھ *حضرت شمس الدین عرف محمد قطب اسرار الواحدیت احمد آبادی ----- ۱۰۹۹ھ *حضرت شیخ محمد حیات گنگوہی-----۱۱۱۳ھ*حضرت خواجہ عبید اللہ احرار شاشی-----۸۹۵ھ

۳۰ربیع الاول

*حضرت شیخ ابو الحسن سمنون بن محب-----۲۹۸ھ *حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار شاشی ----- ۸۹۵ھ *سید نذیر احمد سہسوانی -----۱۳۰۹ھ